بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

رئیس المناظرین

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

کے بارے میں

دارالعلوم دیوبند کی رائے

فہرست

باسمہ تعالیٰ

الجامعۃ الاسلامیۃ دارالعلوم دیوبند الہند

Darul Uloom Deoband

PIN 247554, U.P. INDIA

Ref. 34 Date: ....

باسمہ سبحانہ وتعالیٰ

محترمی ومکرمی!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ معلوم کر کے حیرت ہوئی کہ کسی شخص نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ کی بعض عبارات کو سیاق سباق سے الگ کر کے استفتار کی شکل میں دارالعلوم دیوبند کے دارالافتار میں پیش کیا اور دارالعلوم کے جواب کو اپنے مذموم مقاصد کے لیے استعمال کرنا چاہا ہے۔

اس سلسلہ میں حقیقی صورت حال کی وضاحت پر مشتمل مفصل اور واضح استفتار دارالافتار دارالعلوم دیوبند میں آیا اور مفتیان کرام نے اس تازہ استفتار کا واضح جواب مرتب فرمادیا، جو ہم رشتہ ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سابق مستفتی نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اکاڑوی کی ذات کو مجروح کرنے کی جو کوشش کی تھی وہ بے بنیاد اور تلبیس پر مبنی تھی۔

اللہ تعالیٰ ہمارے اکابر کی مساعی اور خدمات کو قبول فرمائے اور انھیں ان کا بہترین صلہ عطا فرمائے، آمین!

والسلام

(مولانا مفتی) ابوالقاسم نعمانی

مہتمم دارالعلوم دیوبند

۱۷/۱/۱۴۴۶ھ = ۲۴/۷/۲۰۲۴ء

+91-1336-222429/ FAX: +91-1336-222768 darululoomdeoband.com info@darululoomdeoband.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

استفتاء ۱۲۸۱۷/س

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ

ایک عرصہ قبل پاکستان کے ضلع ملتان کے عبد الواجد لطیف نامی ایک شخص نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی تجلیات صفدر کی چند ایک عبارات دار الافتاء دار العلوم دیوبند بھیجیں۔ اس سائل نے سوال میں طرز یہ اختیار کیا کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا نام لیے بغیر یہ بات کی کہ

"ایک صاحب نے حضرت معاویہ (رض) کے بیٹے یزید کا تعارف کرواتے ہوئے اور باقاعدہ "یزید" کا عنوان باندھ کر لکھا ہے کہ: طبرانی میں ہے کہ یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا الخ"

اس سائل نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کا نام لیے بغیر مزید عبارت یوں نقل کی کہ

"اسی طرح انہی صاحب نے یزید کی ولی عہدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ: حضرت مغیرہ بن شعبہ (50ھ) کو حضرت معاویہ (رض) نے بوجہ کبر سنی امارت کوفہ سے معزول کر دیا الخ"

سائل کے استفتاء کے جواب میں دار الافتاء دار العلوم دیوبند سے ایک فتویٰ (مجریہ 27 شوال 1444ھ) صادر کیا گیا جس میں پہلی روایت کو بیان کرنے والے شخص کے متعلق یہ تصریح کی گئی کہ

"اس کو بیان کرنا اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے تو وہ (نعوذ باللہ) کاتبِ وحی رضی اللہ عنہ سے بغض اور عدالتِ صحابہ کو مجروح کرتا ہے، جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت ہے۔ (فضح اللہ الکذابین المعاندین الدھاۃ)"

اس سائل عبد الواجد لطیف نے دار الافتاء دار العلوم دیوبند کے فتویٰ کی بنیاد پر پاکستان کے کئی مدارس سے فتویٰ لیا جن میں دار العلوم کراچی اور ملک کے دیگر دار الافتاء شامل ہیں۔ اس شخص نے یہ تمام فتاویٰ جات اکٹھے کرنے شروع کر دیے اور ایک ان کو ایک کتاب کی صورت میں شائع کر کے حضرت اوکاڑی رحمہ اللہ کی ذات کو مجروح کرنا چاہتا ہے۔ دار العلوم دیوبند کے اس فتویٰ کی بنیاد پر ایک مماتی مولوی نے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ کی ذات کو سخت مجروح کرتے ہوئے کہا کہ دار العلوم دیوبند نے مولانا امین صاحب اوکاڑوی کو زندیق کہا ہے۔

میں گزارش یہ کرنا چاہتا ہوں کہ اصل صورتحال یہ ہے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نور اللہ مرقدہ نے تجلیات صفدر میں ایک موقف اختیار کیا ہے کہ یزید فاسق فاجر تھا اور یزید کے فاسق فاجر ہونے کی بنیاد پر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو مجروح قرار نہیں دیا جا سکتا۔ نیز حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے عظیم المرتبت صحابیِ رسول ہونے کی بنا پر آپ کے بیٹے یزید کو صالح بھی قرار نہیں دیا جا سکتا جیسا کہ اکابرین دار العلوم دیوبند کا بھی یہی موقف ہے۔ باقی تجلیات صفدر میں حضرت اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ نے طبرانی اور البدایۃ والنہایۃ کی جو عبارات پیش کی ہیں وہ بطورِ استدلال نہیں بلکہ مخالفین پر بطورِ الزام پیش کی ہیں۔ جس کی مختصر تفصیل استاذ محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ کے حالیہ فتویٰ میں موجود ہے۔ اس فتویٰ میں

تصریح ہے کہ

"بعض لوگوں نے چند ضعیف روایات کی بنیاد پر یزید کے فسق کو مختلف فیہ بنانے کی کوشش کی اور یہ کوشش دار العلوم دیوبند کے اسلاف کی تصریحات کے بالکل منافی تھی تو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے ان روایات کو اس بنیاد پر ذکر کیا کہ اگر آپ ضعیف روایات کی بنیاد پر یزید کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کروگے تو پھر روایات میں تو اس طرح کے باتیں بھی موجود ہیں تو کیا آپ لوگ ایسی روایات کو تسلیم کریں گے؟"

تو تجلیاتِ صفدر کی یہ عبارات بطورِ الزام کے تھیں جیسا کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کے مکمل مضمون کو پڑھنے سے واضح ہوتا ہے لیکن سائل عبد الواجد لطیف نے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارت کا سیاق وسباق ہٹا کر یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں بھی یہی موقف رکھتے تھے۔ معاذ اللہ۔

استاذ محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم کے فتویٰ میں حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارات کی روشنی میں وضاحت سے بیان کیا گیا ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی یہ عبارت بطورِ تحقیق نہیں بلکہ بطورِ الزام ہے اور ظاہر ہے کہ بطورِ الزام پیش کی گئی عبارت مؤلف کا اپنا موقف نہیں ہوا کرتی۔

میں اربابِ دار الافتاء دار العلوم دیوبند کا فتویٰ (مجریہ 27 شوال 1444ھ)، تجلیات صفدر کی اصل عبارت نشان زدہ عبارات اور استاذ محترم متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم کا حالیہ تحریری فتویٰ آپ کی خدمت میں پیش کر رہا ہوں۔

عرضِ خدمت یہی ہے اور آپ کو بھی بخوبی علم ہے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دفاع کرنے والی شخصیت تھے۔ اس لیے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی عبارات کو سیاق وسباق کی روشنی میں دیکھا جائے اور حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ پر صادر کیے جانے والے فتویٰ پر نظر ثانی کی جائے اور وضاحت کی جائے کہ حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی یہ عبارات حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص پر مبنی نہیں تاکہ کوئی فرد؛ دار العلوم دیوبند کے فتویٰ کا غلط استعمال کر کے حضرت اوکاڑوی رحمہ اللہ کی ذات کو مجروح نہ کر سکے۔

والسلام مع الاکرام

المستفتی: محمد فہد ارشاد، ضلع بھکر (پاکستان)

20، ذوالحجہ 1445ھ / 27 جون 2024ء

جواب ۵۰۵/م-س/۵-سرم

علم — تجلیاتِ صفدر میں مذکور بعض روایات کی تحقیق پر مشتمل ایک فتوے کی وضاحت — (شاہ فہد/ بھکر/ دستی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم، حامدًا ومصلیًا ومسلمًا، الجواب وباللہ التوفیق والعصمة: دار العلوم دیوبند سے سابق میں جو فتوی دیا گیا ہے، اس میں کسی متعین شخصیت پر کوئی حکم نہیں لگایا گیا ہے، اس میں تو ایک اصولی بات تحریر کی گئی ہے کہ یہ روایات ثابت نہیں؛ لہذا ان سے یہ نتیجہ اخذ کرنا کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ یزید کی شراب نوشی پر راضی تھے، انھوں نے پانچ صحابی کو ڈرایا دھمکایا ہے وغیرہ یہ درست نہیں ہے، جو شخص ایسا کرے گا وہ درحقیقت (نعوذ باللہ) کاتبِ وحی سے بغض اور عدالتِ صحابہ کو مجروح کرتا ہے، جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت

ہے۔(خلاصہ سابق فتوی ۷/۸/س/۱۴۴۴ھ) اس فتوے میں کہیں بھی حضرت مولانا امین صفدر صاحبؒ پر گمراہ یا زندیق ہونے کا حکم نہیں لگایا گیا ہے، دارالافتاء دارالعلوم دیوبند کی طرف یہ نسبت غلط ہے، واقعہ یہ ہے کہ حضرت مولانا مرحوم نے ان روایات کے ذریعے مذکورہ بالا نوعیت کا کوئی نتیجہ اخذ نہیں کیا ہے کہ ان پر زندیق وغیرہ ہونے کا حکم لگایا جائے، حضرت مرحوم تو سیدنا امیر معاویہؓ اور دیگر حضراتِ صحابہؓ کی عظمتِ شان کے قائل تھے، ان کے دفاع میں انھوں نے بڑی کوششیں کی ہیں، ان کی تصنیفات کے اندر صریح الفاظ میں اس کا اعتراف موجود ہے، رہی یہ بات کہ انھوں نے تجلیاتِ صفدر میں ان روایات کا ذکر کیوں کیا تو ممکن ہے کہ انھوں نے بہ طور الزام ان کا ذکر کیا ہو جیسا کہ سوال کے ساتھ منسلک فتوے میں کہا گیا ہے؛ اس لیے کہ ان کا اصل مستدل اہل سنت والجماعت کے علماء کی تصریحات ہیں، یہ روایات نہیں ہیں، کتاب کے مشمولات اور سیاق وسباق سے یہ بات واضح ہے۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم

الجواب صحیح
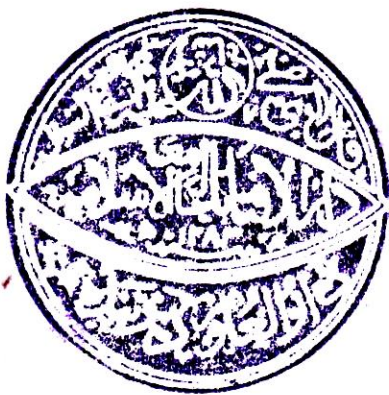
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجلیات صفدر کی عبارات پر اشکال اور ان کا جواب

سوال:

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

محترمی ومکرمی متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن حفظہ اللہ

عرض یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی کتاب "تجلیات صفدر" کی پہلی جلد میں موجود عبارات پر کچھ سوالات ہیں۔ برائے مہربانی ان کی وضاحت فرما دیں۔

ایک شخص کہتا ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی نے یزید کے فسق کے حوالے سے کچھ عبارات نقل کی ہیں۔ ان میں سے بعض عبارات ایسی ہیں جن سے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی تنقیص کا پہلو نکلتا ہے۔ مثلاً:

یزید اپنی بہنوں کے ساتھ زنا کرتا تھا، شراب پیتا تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو معلوم بھی تھا لیکن حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو کہا کہ بیٹا! یہ کام دن کو نہ کیا کرو بلکہ رات کو کیا کرو۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنا عہدہ بچانے کے لیے یزید کو ولی عہد بنانے کا مشورہ دیا تھا۔

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ ان صحابہ کو ڈراتے دھمکاتے رہے جنہوں نے یزید کی بیعت کرنے سے انکار کیا تھا۔

اب سوال یہ ہیں کہ:

1. کیا ایسی عبارات تجلیات صفدر میں ہیں یا نہیں؟
2. اگر کوئی ایسی روایات موجود ہوں تو ان کی حیثیت بھی بتا دیں کہ وہ صحیح ہے یا نہیں؟
3. اگر ایسی روایات موجود ہیں تو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے انہیں نقل کیوں کیا؟
4. حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے متعلق حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کا موقف کیا تھا؟

سائل: مولانا محمد فہد۔ بھکر

جواب:

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اس حوالے سے چند باتیں سمجھیں۔

پہلی بات:

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے "تجلیات صفدر" کی پہلی جلد میں یزید سے متعلق اسلاف کی عبارات نقل کی ہیں جن سے اس کا فاسق ہونا ثابت ہوتا ہے۔

بعض لوگ ان عبارتوں کو خلط ملط کر کے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ پہ بلاوجہ اعتراض کرتے ہیں۔ پہلے عبارات ملاحظہ فرمائیں:

پہلی عبارت:

مشہور مفسر، ناقد، مورخ حافظ عماد الدین اسماعیل بن عمر المعروف ابن کثیر رحمہ اللہ ت774ھ؛ مشہور محدث حافظ ابوالقاسم سلیمان بن احمد المعروف طبرانی رحمہ اللہ ت360ھ کے حوالہ سے نقل کرتے ہیں:

"كَانَ يَزِيْدُ فِيْ حَدَاثَتِهٖ صَاحِبَ شَرَابٍ يَأْخُذُ مَأْخَذَ الْأَحْدَاثِ، فَأَحَسَّ مُعَاوِيَةُ بِذٰلِكَ فَأَحَبَّ أَنْ يَعِظَهٗ فِيْ رِفْقٍ فَقَالَ: يَا بُنَيَّ! مَا أَقْدَرَكَ عَلٰى أَنْ تَصِلَ إِلٰى حَاجَتِكَ مِنْ غَيْرِ تَهَتُّكٍ يَذْهَبُ بِمُرُوْوَتِكَ وَقَدْرِكَ وَيَشْمَتُ بِكَ عَدُوُّكَ وَيُسِيْءُ بِكَ صَدِيْقُكَ. ثُمَّ قَالَ: يَا بُنَيَّ! إِنِّيْ مُنْشِدُكَ أَبْيَاتًا فَتَأَدَّبْ بِهَا وَاحفَظْهَا، فَأَنْشَدَهٗ:

انْصَبْ نَهَارًا فِي طِلَابِ الْعُلَا — وَاصْبِرْ عَلٰى هَجْرِ الْحَبِيْبِ الْقَرِيْبِ

حَتّٰى إِذَا اللَّيْلُ أَتٰى بِالدُّجَا — واكْتَحَلَتْ بِالْغَمْضِ عَيْنَ الرَّقِيْبِ

كَمْ فَاسِقٍ تَحْسَبُهٗ نَاسِكًا — قَدْ بَاشَرَ اللَّيْلَ بِأَمْرٍ عَجِيْبِ

قُلْتُ: وَهٰذَا كَمَا جَاءَ فِيْ الْحَدِيْثِ "مَنْ ابْتُلِيَ بِشَيْءٍ مِنْ هٰذِهِ الْقَاذُوْرَاتِ فَلْيَسْتَتِرْ بِسِتْرِ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ.

البدایۃ والنہایۃ:ج8ص250

ترجمہ: یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکتیں کرتا تھا۔جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نرمی سے نصیحت فرمائی کہ بیٹا! کیسے جرات کرتے ہو اپنی حاجت کے پورا کرنے میں ایسی رسوائی سے جس سے مروت ختم ہوجائے،دشمن خوش ہوں ،دوست برا سمجھیں اور فرمایا: بیٹے میں چند اشعار کے ذریعے تجھے نصیحت کرتا ہوں، تم ان اشعار سے عبرت حاصل کرو اور ان اشعار کو یاد کرو۔ پھر آپ نے وہ اشعار پڑھے۔(اشعار کا ترجمہ یہ ہے:)

1: بلندیوں کے طلب کرنے میں دن گزار لیا کرو اور قریبی دوست کی جدائی میں صبر کیا

کرو۔

2: اور جب رات آتی ہے تو رقیب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے۔

3: کتنے فاسق ہیں کہ دن عبادت میں گزارتے ہیں اور رات لذت و عیش میں گزارتے ہیں۔

میں (یعنی علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ) کہتا ہوں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ نصیحت اس حدیث کے موافق ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی گندگیوں میں مبتلا ہو جائے تو اسے چاہیے کہ وہ (اس گناہ کو) اللہ کے پردے میں چھپائے (یعنی اپنے گناہ کو ظاہر اور افشاء نہ کرے)

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ اس عبارت کا مفہوم بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکتیں کرتا تھا۔ جب حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کو علم ہوا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے نرمی سے نصیحت فرمائی کہ بیٹا ایسے کام نہ کرو جس سے مروت ختم ہو جائے، دشمن خوش ہوں، دوست برا سمجھیں اور فرمایا: کم از کم دن بھر ایسی باتوں پر صبر کیا کرو اور جب رات آتی ہے تو رقیب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے۔ کتنے فاسق ہیں کہ دن عبادت میں گزارتے ہیں اور رات لذت و عیش میں گزارتے ہیں۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی یہ نصیحت اس حدیث کے موافق ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی گندگیوں میں مبتلا ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرے۔

تجلیات صفدر: ج1 ص568، 569

اس عبارت میں صرف اتنی بات ہے کہ یزید شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکات کیا کرتا تھا۔ "زنا" کی اس میں کوئی بات نہیں ہے۔

فائدہ: ہم نے معترض کے اعتراض کی وجہ سے اس عبارت کا ترجمہ بھی کر دیا ہے اور حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے جو اس عبارت کا مفہوم بیان فرمایا ہے اسے بھی من و عن نقل کر دیا ہے۔

اس عبارت کے بعد حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی نصیحت کا فائدہ یہ ہوا کہ یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا ظاہر اً کافی حد تک اپنی اصلاح کر لی جس کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے مختلف غزوات میں اسے شرکت کا حکم دیا۔

تجلیات صفدر: ج1 ص569

دوسری عبارت:

مشہور محدث ومؤرخ ابو عبد اللہ محمد بن سعد بن منیع رحمہ اللہ المعروف ابن سعد ت 230ھ، مشہور محدث ومورخ حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ المعروف ابن عساکر دمشقی رحمہ اللہ ت 571ھ، مشہور مفسر، محدث، مورخ امام ابوالفضل عبد الرحمٰن بن ابی بکر المعروف جلال الدین سیوطی رحمہ اللہ ت 911ھ، مشہور شافعی عالم احمد بن محمد بن علی المعروف ابن حجر مکی رحمہ اللہ ت 974ھ صحابی رسول غسیلِ ملائکہ سیدنا حنظلہ رضی اللہ عنہ کے صاحبزادہ حضرت عبد اللہ بن حنظلہ رضی اللہ عنہ ت 63ھ کا فرمان نقل کرتے ہیں کہ آپ رضی اللہ عنہ نے جب یزید کی بدعملیوں کو دیکھا تو اس کی حکومت کو ماننے سے انکار کر دیا اور اہلِ مدینہ نے آپ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پہ بیعت کرلی۔ اس موقع پہ آپ نے فرمایا:

فَوَاللهِ مَا خَرَجْنَا عَلٰی يَزِيْدَ حَتّٰی خِفْنَا اَنْ نُرْمٰی بِالْحِجَارَةِ مِنَ السَّمَاءِ اَنَّ رُجَلًا يَنْكِحُ الْاُمَّهَاتِ وَالْبَنَاتِ وَالْاَخَوَاتِ وَيَشْرَبُ الْخَمْرَ وَيَدَعُ الصَّلَاةَ.

الطبقات الکبریٰ لابن سعد: ج5 ص66، تاریخ دمشق: ج27 ص429، تاریخ الخلفاء للسیوطی: ج1 ص182، الصواعق المحرقہ لابن حجر المکی: ج2 ص634

ترجمہ: اللہ کی قسم! ہم نے یزید کے خلاف علم بغاوت اس لئے بلند کیا کہ ہمیں خدشہ تھا کہ کہیں ہم پہ آسمان سے پتھر نہ برسا دیے جائیں، یزید تو ایسا شخص ہے جو محرمات سے بدکاری کرتا ہے، شراب پیتا ہے اور نماز کو چھوڑ دیتا ہے۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے اس فرمان کا مفہوم تجلیات صفدر کی پہلی جلد کے صفحہ 565 پہ نقل کیا۔

اس سے معلوم ہوا یہ واقعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اور یزید کے دورِ حکومت کا ہے۔ امام سیوطی رحمہ اللہ کے طرز سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تقریباً 62 ہجری کے آخر کا واقعہ ہے۔

الحاصل: معترض ان دونوں روایتوں کو خلط ملط کر کے نتیجہ یہ نکالتے ہیں کہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ہی یہ برے کام کرتا تھا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس کی خبر بھی تھی لیکن آپ نے سزا کی بجائے یزید سے کہا رات کو یہ کام کر لیا کرو۔ نعوذ باللہ

اور ہماری معلومات کی حد تک حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے یہ بات کہیں نہیں لکھی کہ یزید محرمات سے بدکاری کرتا تھا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو اس کا علم بھی تھا۔

اوپر ذکر کی گئی تفصیل سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں واقعات الگ تھلگ ہیں، یزید؛ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں ظاہری طور پہ کچھ نہ کچھ ٹھیک ہو گیا تھا اور بدکاری والا واقعہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کا ہے۔ لہٰذا ان دونوں کو ایک بنا کر پیش کرنا دیانت کے سراسر منافی ہے۔

دوسری بات:

اوپر ذکر کی گئی روایت سنداً ضعیف اور کمزور ہے، انہیں بطور استدلال پیش کرنا درست نہیں۔

اسی طرح حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا یزید کو حاکم بنانے کا مشورہ دینا اور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا صحابہ کو ڈرانا، دھمکانا؛ یہ دونوں روایتیں ثابت نہیں۔ یہ روایتیں تاریخ کی کتاب "الکامل فی التاریخ" میں بغیر سند مذکور ہیں۔ اس لیے قابل استدلال نہیں۔

ان روایات کی مزید تفصیل میری کتاب "امیر المومنین سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما" میں موجود ہے۔

تیسری بات:

رہی یہ بات کہ جب روایات ضعیف ہیں تو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے انہیں نقل کیوں کیا؟

تو اس کا جواب یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے یہ تاریخی روایات اپنے ایک خط میں بطورِ الزام نقل کی ہیں نہ کہ بطور استدلال۔ جس کی تفصیل یہ ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے تجلیات کی پہلی جلد میں اکابرین امت سے یہ بات ثابت کی ہے کہ یزید فاسق وفاجر تھا۔ بعض لوگوں نے چند ضعیف روایات کی بنیاد پر یزید کے فسق کو مختلف فیہ بنانے کی کوشش کی اور یہ کوشش دارالعلوم دیوبند کے اسلاف کی تصریحات کے بالکل منافی تھی۔ تو حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ نے ان روایات کو اس بنیاد پر ذکر کیا کہ اگر آپ ضعیف روایات کی بنیاد پر یزید کو اچھا ثابت کرنے کی کوشش کرو گے تو پھر روایات میں تو اس طرح کی باتیں بھی موجود ہیں تو کیا آپ لوگ ایسی روایات کو تسلیم کریں گے؟

اور یہ بات علم الکلام کے مسلمات میں سے ہے کہ اگر کوئی بات بطورِ الزام نقل کی جائے تو اسے ناقل کا نظریہ قرار نہیں دیا جاتا بلکہ ناقل کے نظریہ کے لیے اس کی تفصیلی عبارات کو دیکھا جاتا ہے اور یہاں ناقل یعنی حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ خود فرما رہے ہیں کہ "حضرت امیر معاویہ کی زندگی کے بعد جو یزید کے کارنامے مثلاً واقعہ کربلا، واقعہ حرہ اور مکہ

مکرمہ پر چڑھائی وغیرہ ان کا ذمہ دار خود یزید ہے؛ نہ جناب معاویہ۔ ان کی وجہ سے حضرت امیر معاویہ کو مطعون کرنا بڑی زیادتی ہے اور آنجناب رضی اللہ عنہ اس کے ذمہ دار نہیں"۔

تریاق اکبر بزبان صفدر: ص236

دوسرے مقام پر حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ یزید کے فسق کے اسباب کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں نے تو اکابر کی تحقیقات کے حوالے سے فسق یزید کے تین ہی اسباب پڑھے تھے۔ پہلا سبب اس کا کردار کہ وہ نماز ترک کرنے، موسیقی سننے اور گانے والی لونڈیاں رکھنے کا عادی تھا وغیرہ۔ دوسرا سبب یہ کہ وہ واقعہ کربلا کا ذمہ دار تھا کیونکہ اس نے کسی ذمہ دار کو سزا نہیں دی۔ اور تیسرا سبب واقعات حرہ یعنی مکہ اور مدینہ کی حرمت پامال کرنے میں ملوث تھا"

تریاق اکبر بزبان صفدر: ص245

ان عبارات سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت رحمہ اللہ نے یہ عبارات بطور الزام نقل کی ہیں نہ کہ بطور استدلال۔

چوتھی بات:

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ خود اس بات کے قائل ہیں کہ یزید کا کھلم کھلا فسق اور گناہوں کا مرتکب ہونا حضرت سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد شروع ہوا۔ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی زندگی میں اگر کچھ فسق تھا تو وہ علی الاعلان نہیں تھا اور حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے سمجھانے پر یزید کوئی زیادہ بگڑا ہوا بھی نہیں تھا۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی کتب سے چند اقتباس پیش خدمت ہیں:

❖ ان روایات سے معلوم ہوا کہ یزید؛ والد کی حیات میں اپنے فسق کو چھپاتا تھا اور جو فاسق اپنے فسق کو چھپائے اس کی پردہ پوشی ہی کا حکم ہے۔

تجلیات صفدر: ج1 ص523

❖ یزید بن معاویہ کے قبائح اور معائب کے متعلق لوگوں کے بہت کچھ اقوال پائے جاتے ہیں لیکن بین الافراط والتفریط یہ چیز معلوم ہوتی ہے کہ جس دور میں یزید کا انتخاب اور نامزدگی کہ گئی اس دور میں اس کے مفاسد اور قبائح علانیہ طور پر موجود نہ تھے۔

تریاق اکبر بزبان صفدر ص235
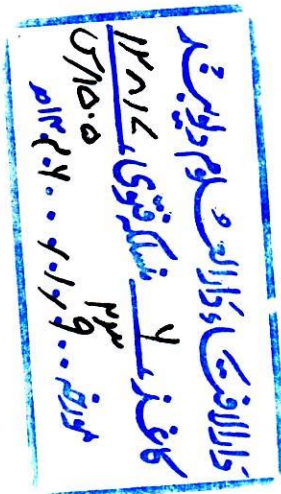
پانچویں بات:

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے بارے حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی واضح عبارات موجود ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقبت اور دفاع کو اپنا ایمان سمجھتے تھے۔ چند عبارات ملاحظہ فرمائیں۔

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر ہونے والے اعتراضات کے جوابات دینے کے بعد فرماتے ہیں:

❖ بندہ ناچیز ان لوگوں کی خدمت عرض کرتا ہے جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو برا بھلا کہتے ہیں اور ان کے خلاف زبان درازی کرتے ہیں کہ جس طرح حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ حضرات خلفائے راشدین رضی اللہ عنہم سے کوئی نسبت نہیں اسی طرح بعد کے لوگوں کو (خواہ کتنے ہی بلند و بالا ہوں) حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے کوئی نسبت نہیں ..... حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے خلاف بولنے والوں میں آخر کون ہے جس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا "کاتب وحی" اور "برادر نسبتی" ہونے کا فخر حاصل ہوا؟ ایسا کون ہے جس کے حق میں "ہادی و مہدی" ہونے کی دعا کی ہو؟ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے لیے زبان نبوت سے جنت واجب ہو چکی ہے ...... کیا ان کے خلاف بھونکنے والوں میں سے بھی کسی کو جنت کی سند حاصل ہے؟ کہیں ان کے خلاف بھونک کر جہنم کی سند تو حاصل نہیں کر رہے؟ سوچیے اور مذکورہ بالا تحریر کا تعصب چھوڑ کر مطالعہ کریں ان شاء اللہ اب بھی راہِ راست نکل سکتی ہے، توبہ اور ہدایت کا دروازہ بند نہیں ہوا۔

تریاق اکبر بزبان صفدر ص240

❖ معلوم ہوا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو خلیفہ بنا کر کسی شرعی قانون کی کوئی خلاف ورزی نہیں کی انکے خلاف بھونکنے والوں نے شرعی اصولوں کو پامال کیا۔ قلم خلاف چلاتے وقت ان کی صحابیت کا بھی لحاظ نہ کیا۔

تریاق اکبر بزبان صفدر: ص236
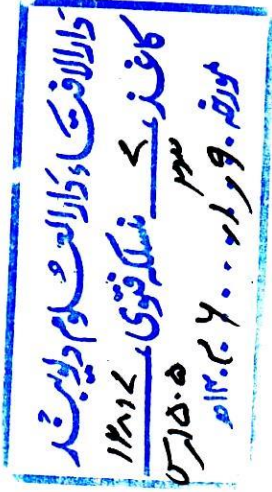
❖ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے حق میں "ھادی، مہدی" ہونے کی دعائیں دیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعائیں یقیناً قبول ہوئیں۔

تریاق اکبر بزبان صفدر: ص238

خلاصہ:

1. حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ کی نقل کردہ دو عبارتیں الگ الگ ہیں ان کو ایک بنا کر پیش کرنا درست نہیں۔
2. یہ روایات سنداً ضعیف ہیں جنہیں بطور استدلال پیش کرنا ٹھیک نہیں۔
3. حضرت مولانا محمد امین صفدر رحمہ اللہ نے یہ روایات بطور الزام پیش کی ہیں۔
4. حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمہ اللہ خود اس بات کے قائل ہیں کہ یزید کا علی الاعلان فسق اور خباثتیں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ کی وفات کے بعد کی ہیں۔
5. حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں، کاتب وحی ہیں، ھادی ومھدی اور جنتی ہیں۔ آپ کی مخالفت کرنا، تبرا کرنا گمراہی اور جہنم جانے کا ذریعہ ہے۔

واللہ اعلم بالصواب

الیاس گھمن

حال مقیم: استنبول ترکیہ

15ذوالحج:1445ھ، 22جون:2024ء

استفتاء

ایک صاحب نے حضرت معاویہ (رض) کے بیٹے یزید کا تعارف کرواتے ہوئے باقاعدہ "یزید" کا عنوان باندھ کر لکھا ہے کہ:

"طبرانی میں ہے کہ یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکتیں کرتا تھا، جب حضرت معاویہ (رض) کو علم ہوا تو حضرت معاویہ نے نرمی سے نصیحت فرمائی کہ: بیٹا! ایسے کام نہ کرو کہ جس سے مروت ختم ہو جائے، دشمن خوش ہوں، دوست برا سمجھیں، اور فرمایا کہ: کم از کم دن بھر ایسی باتوں سے صبر کیا کرو، اور جب رات آتی ہے تو رقیب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے، کتنے فاسق ہیں کہ دن عبادت میں گزارتے ہیں اور رات لذت وعیش میں گزارتے ہیں..."

پھر ان صاحب نے اس کے بعد اپنی طرف سے یہ الفاظ بھی لکھے ہیں:

"باپ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا"

یہ عبارت بلفظہ نقل کی گئی ہے، یہ صاحب چونکہ یہاں یزید کا تعارف کروا رہے ہیں اور پھر یزید کو شرابی اور فاسق ثابت کر رہے ہیں اس لیے یہ روایت انہوں نے اپنی دلیل میں پیش کی ہے اور اس پر کوئی تبصرہ نہیں کیا کہ اس روایت کی حیثیت کیا ہے؟ اور نہ ہی کسی قسم کا رد کیا ہے، لہذا یقینی طور پر وہ اس روایت کو صحیح سمجھ کر ہی پیش کر رہے ہیں۔

اب دریافت طلب امور یہ ہیں کہ:

1) ان صاحب نے لکھا ہے کہ یہ بات "طبرانی میں ہے"، لیکن انہوں نے امام طبرانی رحمہ اللہ کی کسی کتاب کا حوالہ نہیں دیا نہ ہی جلد یا صفحہ نمبر لکھا ہے، ہم جاننا چاہتے ہیں کہ یہ بات امام طبرانی کی کس کتاب میں ہے؟

2) اگر یہ روایت واقعی امام طبرانی کی کسی کتاب میں ہے تو اس کی اسنادی حیثیت کیا ہے؟ اور کیا امام طبرانی نے سند کے ساتھ ذکر کی ہے یا بلا سند؟

3) اگر اس روایت کو درست اور صحیح تصور کیا جائے تو کیا اس سے وقت کے خلیفہ ایک صحابی حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ پر یہ طعن نہیں آتا کہ وہ اپنے بیٹے یزید کی "شراب نوشی" اور دوسری غلط حرکات کے بارے میں علم رکھتے تھیں؟

4) کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے اپنے بیٹے کی "شراب نوشی" کا علم ہونے بعد بھی بجائے اسے سزا دینے کے یہ نصیحت کی کہ اگر تم نے ایسے کام کرنے ہی ہیں تو دن کی روشنی کے بجائے رات کے اندھیرے میں کیا کرو؟

5) ان صاحب کے یہ الفاظ کہ "باپ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یزید اپنے فسق کو چھپانے لگا" کیا یہ بھی "امام طبرانی" کی روایت میں ہی ہیں یا نہیں؟

6) اگر یہ روایت موضوع اور من گھڑت ہے تو کسی کا اس روایت سے استدلال کرنا اور اسے اپنی دلیل میں پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کا رد نہ کرنا کیا یہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر طعن کا سبب نہیں بنتا؟

7) ان صاحب کا بطور دلیل یہ بات پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کی رد و قدح نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ مصنف اس بات کو درست اور صحیح تسلیم کرتا ہے؟

اسی طرح انہی صاحب نے یزید کی ولی عہدی کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے کہ:

"حضرت مغیرہ بن شعبہ (50ھ) کو حضرت معاویہ (رض) نے بوجہ کبر سنی امارت کوفہ سے معزول کر دیا اور ارادہ کیا کہ سعید بن العاص کو "اس" کی جگہ گورنر بنایا جائے، تو مغیرہ (رض) اس پر نادم ہوئے اور انہوں نے آکر یزید کو کہا کہ تم اپنے باپ سے مطالبہ کرو کہ وہ تمہیں ولی عہد بنا دے، تو یزید نے باپ سے عرض کر دیا، معاویہ (رض) نے پوچھا کہ تمہیں یہ مشورہ کس نے دیا ہے؟ یزید نے کہا: مغیرہ بن شعبہ (رض) نے، معاویہ (رض) کو مغیرہ (رض) کا یہ مشورہ بہت پسند آیا اور "اس" کو امارت کوفہ پر برقرار رکھا اور "اسے" حکم دیا کہ یزید کی ولی عہدی کے لیے کوشش کرو، حضرت مغیرہ (رض) نے یہ کوشش شروع کر دی. تو معاویہ (رض) نے بصرہ کے گورنر زیاد کو بھی اس بارہ میں لکھا، زیاد نے اس کو ناپسند کیا کیونکہ وہ یزید لعب و صید سے واقف تھا اور اس نے عبید بن کعب کو دمشق بھیجا کہ یزید سے کہو کہ اس بات سے باز آنا ہی اس کے لئے بہتر ہے فانزجر یزید عما یرید من ذلک تو یزید ڈر گیا اور معاویہ (رض) سے بھی بات کی تو باپ بیٹے دونوں کا اتفاق ہو گیا کہ سر دست یہ خیال چھوڑ دینا چاہئے. پھر اسی سال کے آخر میں 51ھ میں جب زیاد مر گیا تو حضرت معاویہ (رض) نے منظم طور پر ولی عہدی کی تحریک شروع کی تو پانچ حضرات کے علاوہ سب نے بیعت ولی عہدی کر لی ان پانچ حضرات کو حضرت معاویہ (رض) ڈراتے دھمکاتے رہے..."

(بلفظہ عبارت نقل کی گئی ہے اور اس عبارت میں صحابی رسول حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے بارے میں "اس کی جگہ"، "اس کو" اور "اسے حکم دیا" جیسے الفاظ ہی لکھے ہیں)

اب پوچھنا یہ ہے کہ:

1) کسی کا بطور دلیل یہ بات پیش کرنا اور اس پر کسی قسم کی رد و قدح نہ کرنا اس بات کی دلیل نہیں کہ مصنف اس بات کو درست اور صحیح تسلیم کرتا ہے؟

2) اگر اس کہانی کو درست تسلیم کیا جائے تو کیا اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے سنہ 51ھ میں اپنے اس بیٹے کو جس کی شراب نوشی کا (اسی مصنف کے مطابق) انہیں علم تھا، ولی عہد بنانے کے مشورے اور اس کی تحریک شروع کرنے کے بدلے میں حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کو ایک بار کوفہ کی گورنری سے معزول کر کے دوبارہ بحال کر دیا؟

3) کیا اسے "سیاسی رشوت" نہیں کہا جاتا؟

4) نیز کیا اس تحریر میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کے گٹھ جوڑ کا جو نقشہ پیش کیا گیا ہے کہ وہ کس طرح گورنر بصرہ زیاد کی بات کے بعد خاموش ہو گئے اور اس کے مرنے کے بعد پھر انہوں نے یہ تحریک شروع کر دی یہ درست ہے؟ اور کیا صحابی رسول حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر اس سے کسی قسم کا کوئی طعن نہیں آتا؟

5) اور کیا یہ بات درست ہے کہ جن پانچ صحابہ کرام نے یزید کی ولی عہدی کی بیعت نہیں کی تھی، حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ انہیں "ڈراتے دھمکاتے" رہے؟

6) اگر ان باتوں کو لے کر کوئی دشمن صحابہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی ذات پر طعن و تشنیع یا تنقید کرے تو اسے کس طرح جواب دیا جائے؟

المستفتی:

عبدالواجد لطیف

ملتان

5 جنوری 2023

جواب نمبر 1444/8/7س/

عنوان: حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور یزید سے متعلق بعض واقعات کی تحقیق.

بسم اللہ الرحمن الرحیم. حامداً ومصلیاً ومسلماً. الجواب وباللہ التوفیق والعصمۃ.

سوال میں آپ نے جن واقعات وروایات کا ذکر کیا ہے، ان کی اسنادی حیثیت کی تحقیق دارالعلوم دیوبند کے شعبہ تخصص فی الحدیث کے ذریعے کرائی گئی ہے جو منسلک ہے، اسے ملاحظہ فرمالیں، امید ہے کہ تشفی ہوجائے گی ان شاء اللہ. فقط واللہ اعلم بالصواب.

(مفتی) محمد اسد اللہ غفرلہ، دارالافتاء دارالعلوم دیوبند، 1444/11/7ھ

الجواب صحیح: (مفتی) محمود حسن غفرلہ بلند شہری، 44/11/7ھ

الجواب صحیح: (مفتی) حبیب الرحمن خیرآبادی، 44/11/8ھ

الجواب وبالله التوفيق

مذکورہ سوال میں حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے یزید سے متعلق دو باتیں دریافت طلب ہیں، ہر ایک کی الگ الگ تحقیق پیش ہے:

پہلی بات: کیا حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو چھپ کر شراب پینے کا حکم دیا؟

جواب: اس سلسلے میں ذکر کردہ روایت کو طبرانی رحمہ اللہ کی طرف منسوب کیا گیا ہے، بسیار تلاش کے بعد بھی یہ روایت طبرانی کی کسی بھی کتاب میں نہیں مل پائی، البتہ امام طبرانی رحمہ اللہ اس واقعے کے راوی ہیں، جیسا کہ ابن کثیر نے بھی طبرانی ہی کے حوالے سے مذکورہ روایت کو نقل کیا ہے، ہم پہلے مذکورہ روایت کی تخریج کریں گے، اس کے بعد اس کا حکم نقل کریں گے.

تخريج: "كان يزيد في حداثته صاحب شراب يأخذ مأخذ الأحداث":
أخرجه ابن عساكر في تاريخه (403/65) وابن الجوزي في الموضوعات (278/3) بإسناديهما عن أبي نعيم الحافظ قال: نا سليمان بن احمد (الطبراني) نا محمد بن زكريا

الغلابي نا ابن عائشة، عن أبيه قال: كان يزيد بن معاوية في حداثته صاحب شراب يأخذ مأخذ الأحداث فأحس معاوية بذلك فأحب أن يعظه في رفق فقال يا بني ما أقدرك على أن تصير إلى حاجتك من غير تهتك يذهب بمروءتك وقدرك ثم قال يا بني إني منشدك أبياتا فتأدب بها واحفظها فأنشده أبياتاً يرخص له في فعل ذلك بالليل يقول فيها:

(انصب نهارا في طلاب العلا ... واصبر على هجر الحبيب القريب)
(حتى إذا الليل أتى بالدجى ... واكتحلت بالغمض عين الرقيب)
(باشر الليل بما تشتهي ... فإنما الليل نهار الأريب)
(كم فاسق تحسبه ناسكا ... قد باشر الليل بأمر عجيب)
(ولذة الأحمق مكشوفة ... يسعى بها كل عدو مريب)

الحكم عليه: هذا موضوع سنداً ومتناً :

أما سنداً: فمن أجل الغلابي الكذاب:

قال فيه ابن الجوزي : كان غالياً في التشيع.

وقال الدار قطني: كان يضع الحديث "الموضوعات لابن الجوزي" (278/3)

وقال الذهبي: كذّاب. "تلخيص الموضوعات" (ص 361) وقد اقتصر ايضاً في "المغني: 5512" على قول الدار قطني المذكور فحسب، مما يُشعر بأنه كذاب.

وقال في الميزان: ضعيف، وذكر بضعة أحاديث دسّها ووضعها.

وقال ابن منده: تُكلّم فيه. (لسان الميزان 139/7، 6791)

وأما متناً: فلأن ابن الجوزي ذكر هذا المكذوب تحت باب "ذكر حديث موضوع على معاوية" وقال: ذكر معاوية في هذا الحديث إنما هو من قصده بالشين وذلك من الغلابي، فانه كان غالياً في التشيع. "الموضوعات لابن الجوزي" (278/3)

وقال الكناني: وهذا على انقطاعه كذب، آفته الغلابي. "تنزيه الشريعة المرفوعة" (9/2)

قال ابن الجوزي: وإنما هذه الأبيات ليحي بن خالد بن برمك، كتبها الى ابنه عبد الله، وكان أحب جارية مغنية، فاشتراها سراً، وانقطع عن أبيه أياماً، فكاتبه. "الموضوعات لابن الجوزي" (278/3)

خلاصہ کلام: یہ ہے کہ مندرجہ بالا روایت اور اس میں مذکور اشعار کو کسی بھی طرح حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں ہے، درج ذیل امور کی وجہ سے:

1. اس میں ایک راوی غلابی ہے جو کذاب اور غالی شیعہ ہے.
2. یہ روایت منقطع ہے.
3. امام ابن الجوزی نے اس واقعے کو اس عنوان سے ذکر کیا ہے: "ذکر حدیث موضوع علی معاویة" جس سے اس کے موضوع ہونے کا یقین اور دوبالا ہو جاتا ہے، نیز علامہ کنانی نے بھی اس کے موضوع ہونے کی تصریح فرمائی ہے.
4. در حقیقت یہ اشعار یحیٰی بن خالد البرمکی کے ہیں جو حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے کے تقریبا سو سال بعد پیدا ہوا ہے. اس لئے اس روایت کا اور اس میں مذکور اشعار کا حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ اور ان کے بیٹے سے کوئی تعلق نہیں اور اس کو بیان کرنا اور اس سے استدلال کرنا جائز نہیں ہے، اگر کوئی شخص ایسا کرتا ہے، تو وہ (نعوذ باللہ) کاتب وحی رضی اللہ عنہ سے بغض اور عدالت صحابہ کو مجروح کرتا ہے، جو انسان کے زندیق ہونے کی علامت ہے. (فضح الله الكذابين المعاندين الدهاة)

قال الامام احمد بن حنبل: "ما لهم ولنا – اسئل الله العافية – وقال: اذا رأيت أحدا يذكر أصحاب رسول الله صلى الله عليه وسلم بسوء، فاتهمه على الإسلام" (شرح أصول اعتقاد أهل السنة والجماعة: 1326/7)

وقال أبو زرعة الرازي: "إذا رأيت الرّجل ينتقص أحدا من أصحاب رسول الله صلّى الله عليه وسلم فاعلم أنه زنديق، وذلك أنّ الرسول حق، والقرآن حق، وما جاء به حق، وإنما أدى ذلك كله إلينا الصحابة، وهؤلاء الزّنادقة يريدون أن يجرحوا شهودنا ليبطلوا الكتاب والسّنّة فالجرح بهم أولى" (الاصابة في تمييز الصحابة: 22/1)

وَقَالَ أَبُو تَوْبَةَ الرَّبِيعُ بْنُ نَافِعٍ الْحَلَبِيُّ: "معاوية ستر لأصحاب محمد صلّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ، فَإِذَا كَشَفَ الرَّجُلُ السِّتْرَ اجْتَرَأَ عَلَى مَا وَرَاءَهُ" (البداية والنهاية، ت شيري: 148/8)
وقال ابن المبارك: "قَالَ مُعَاوِيَةُ: عِنْدَنَا مِحْنَةٌ فَمَنْ رَأَيْنَاهُ يَنْظُرُ إِلَيْهِ شَزْرًا اتهمناه على القول. يَعْنِي الصَّحَابَةَ" (السابق 148/8)

وقال النسائي: "إنما الإسلام كدار لها باب، فباب الإسلام الصحابة، فمن آذى الصحابة إنما أراد الإسلام، كمن نقر الباب إنما يريد دخول الدار، قال: فمن أراد معاوية فإنما أراد الصحابة" (تهذيب الكمال 340/1)

5. سابقہ نصوص کی روشنی میں یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ اس قسم کی بے سند اور ضعیف تاریخی روایات کے ذریعے حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ یا کسی اور صحابی پر کسی گناہ کا الزام عائد نہیں کیا جاسکتا۔

چنانچہ علامہ ابن حجر ہیتمی فرماتے ہیں: "جو شخص (صحابہ کرام کی لغزشوں سے متعلق) کچھ سنے، تو اس پر واجب ہے کہ اس معاملے میں تحقیق سے کام لے، اور صرف کسی کتاب میں دیکھ لینے کی بناء پر اس غلط کو ان میں سے کسی کی طرف منسوب نہ کرے، بلکہ یہ ناگزیر ہے کہ اس کی پوری تحقیق کرے، یہاں تک کہ اس کی نسبت ان کی طرف صحیح ثابت ہو جائے، اس مرحلے پر یہ واجب ہے کہ ان کے لئے تاویلات کرے"۔ (الصواعق المحرقة على أهل الرفض والضلال والزندقة: 621/2)

دوسری بات: کیا حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے اپنی گورنری بچانے کے لئے یزید کی ولی عہدی کے لئے کوششیں کیں؟

جواب: اولاً ہم اس واقعے کو نقل کرتے ہیں، اس کے بعد اس کا حکم نقل کریں گے: أخرج ابن جرير الطبري في تاريخه (301/5 – 302) قال: حَدَّثَنِي الْحَارِثُ (بن محمد بن أبي أسامة الحافظ الصدوق)، قَالَ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ (أبو الحسن المدائني الأخباري العلامة الحافظ الصدوق)، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو إِسْمَاعِيلَ الهمداني وعلي بن مُجَاهِدٍ، قَالا: قَالَ الشَّعْبِيُّ: قدم الْمُغِيرَة عَلَى مُعَاوِيَةَ واستعفاه وشكا إِلَيْهِ الضعف، فأعفاه، وأراد أن يولي سَعِيد بن الْعَاصِ، وبلغ كاتب الْمُغِيرَة ذَلِكَ، فأتى سَعِيد بن الْعَاصِ فأخبره وعنده رجل من أهل الْكُوفَة يقال لَهُ ربيعة- أو الربيع- من خزاعة، فأتى الْمُغِيرَة فَقَالَ: يَا مغيرة، مَا أرى أمير الْمُؤْمِنِينَ إلا قَدْ قلاك، رأيت ابن خنيس كاتبك عِنْدَ سَعِيد ابن الْعَاصِ يخبره أن أمير الْمُؤْمِنِينَ يوليه الْكُوفَة، قَالَ الْمُغِيرَة: أفلا يقول كما قَالَ الأعشى:

أم غاب ربك فاعترتك خصاصة ... ولعل ربك أن يعود مؤيدا

رويدا! ادخل على يزيد فدخل عليه فعرض له بالبيعة فأدى ذلك يزيد إلى أبيه، فرد مُعاوية المُغيرة إلى الكُوفة، فأمره أن يعمل في بيعة يزيد، فشخص المُغيرة إلى الكُوفة، فأتاه كاتبه ابن خنيس، فقال: والله ما غششتك ولا خنتك، ولا كرهت ولايتك، ولكن سعيدا كانت لهُ عندي يد وبلاء، فشكرت ذلك له، فرضي عنه وأعاده إلى كتابته، وعمل المُغيرة في بيعة يزيد، وأوفد في ذلك وافدا إلى مُعاوية".

وقد زاد ابن كثير في "البداية والنهاية: 307/11 ت التركي" تحت هذه الواقعة زيادات لم يسقها الطبري في تاريخه .

مذکورہ واقعے کا درجہ: إسناده ضعيف جداً غير صالح للاعتبار والاعتضاد، فقد روى عن الشعبي هذا الأثر رجلان، الأول: علي بن مجاهد، إن كان الكابلي فهو متروك، كما في التقريب (4790)، وإلا فلا يعرف، والثاني: أبو اسماعيل الهمداني، ولم نظفر له بترجمة.

اولاً تو یہ واقعہ سنداً ثابت نہیں، جیسا کہ مذکور ہوا، اور اگر بفرض محال مذکورہ واقعے کو تسلیم بھی کرلیا جائے، تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی عظمت شان اور صحابیت کے مقام بلند کو پیش نظر رکھتے ہوئے کوئی ایسی توجیہ کریں گے، جو ان کی ذات عالی مقام کے شایان شان ہو، چناں چہ یہ توجیہ ہو سکتی ہے کہ: حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ نے یزید کو ولی عہد بنانے کی جو تحریک چلائی تھی، وہ "سیاسی رشوت" کے طور پر یا اپنے اقتدار کی مدت بڑھانے کے لئے نہیں، بل کہ اس لئے تھی کہ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کی نظر میں یزید خلافت کا اہل تھا، اور صحابہ کرام کی ایک جماعت بھی دیانت داری کے ساتھ ان کی ہمنوا بھی، وہ الگ بات ہے کہ جمہور امت کے نزدیک صحیح رائے ان حضرات صحابہ کی تھی، جو یزید کو ولی عہد بنانے کے مخالف تھے۔

چناں چہ قاضی ابو بکر ابن العربی جمہور امت کی نمائندگی فرماتے ہیں: "إن معاوية ترك الأفضل في أن يجعلها شورى، وألا يخص بها أحدا من قرابته فكيف ولدا، وأن يقتدي بما أشار به عبد الله بن الزبير في الترك أو الفعل فعدل إلى ولاية ابنه وعقد له البيعة وبايعه الناس، وتخلف عنها من تخلف فانعقدت البيعة شرعا". (العواصم من القواصم ط الأوقاف السعودية: ص 222)

نوٹ: یہ دونوں واقعے چوں کہ ثابت نہیں، اس لئے ان سے جو نتائج اخذ کیے گئے ہیں (حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا یزید کی شراب نوشی پر راضی رہنا، پانچ صحابہ رضی اللہ عنہم کو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کا ڈرانا دھمکانا وغیرہ وغیرہ)، وہ کسی طرح بھی درست نہیں، نیز کسی مصنف کا اپنی تصنیف میں یا کسی خطیب وغیرہ کا اپنی گفتگو میں بلا رد و قدح کے ان کو ذکر کرنا بھی جائز نہیں ہے۔

ان باتوں کو لے کر آپ سے اگر کوئی شخص الجھے، تو اس سلسلے میں ہمارے اکابر متقدمین و متاخرین و معاصرین نے جو (اردو اور عربی میں) بیش قیمت کتابیں لکھی ہیں، ان کی روشنی میں معاند کو حکمت و سنجیدگی کے ساتھ جواب دیں، خاص طور پر شیخ الاسلام مفتی محمد تقی عثانی صاحب حفظہ اللہ کی کتاب "حضرت معاویہ اور تاریخی حقائق" بہت معاون مددگار ثابت ہوگی، ان شاء اللہ۔

عبداللہ غفرلہ

خادم شعبۂ تخصص فی الحدیث

دار العلوم دیوبند

27 شوال 1444ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تجلیات صفدر

خطاط

جلد اول

مناظر اسلام ترجمان اہل سنت وکیل احناف

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

جمعیۃ اشاعۃ العلوم الحنفیہ فیصل آباد

نام کتاب ——— تجلیات صفدر (جلد اول)

مصنف ——— مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی

کل صفحات ——— ۷۳۶

ناشر ——— جمعیۃ اشاعۃ العلوم الحنفیہ فیصل آباد

باہتمام ——— مفتی محمد الیاس صفدر

طبع اول ——— جمادی الاول ۱۴۱۷ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۹۶ء

طبع دوم ——— جمادی الثانی ۱۴۱۸ھ بمطابق اکتوبر ۱۹۹۷ء

طبع سوم ——— شوال ۱۴۲۰ھ بمطابق جنوری ۲۰۰۰ء

قیمت ——— ۲۰۰ روپے

ملنے کے پتے:

- ---- حافظ محمد شعیب فیصل 6-7-8 مدینہ ٹاؤن فیصل آباد
- ---- مکتبہ عارفی نزد جامعہ اسلامیہ امدادیہ ستیانہ روڈ فیصل آباد
- ---- مکتبہ قاسمیہ 17 الفضل مارکیٹ اردو بازار لاہور
- ---- مکتبہ امدادیہ ٹی بی ہسپتال روڈ ملتان
- ---- کتب خانہ مجیدیہ بیرون بوہڑ گیٹ ملتان
- ---- کتب خانہ رشیدیہ راجہ بازار راولپنڈی
- ---- نعمان اکیڈمی مکی مسجد بخاری روڈ گوجرانوالہ

جواز کے قائل ہیں اور مسئلہ یوں ہی ہے اور جو علماء اس میں تردد رکھتے ہیں کہ اول میں وہ مومن تھا اس کے بعد وہ ان افعال کا مستحل تھا یا نہیں اور (مستحل ہونا) ثابت ہوا یا نہ ہوا تحقیق نہیں ہوا پس بدون تحقیق اس امر کے لعن جائز نہیں (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۹۲) اس سے تو میرا موقف ثابت ہوا کہ جو لوگ یزید پر لعنت کرتے ہیں وہ بھی اس سے افعال فسق کا صدور مانتے ہیں اور جو لوگ لعنت کو جائز نہیں کہتے وہ بھی اس سے افعال فسق کا صدور مانتے ہیں گویا اس کا فاسق ہونا ہر دو فریق میں کے ہاں متفق علیہ ہے اس کے بعد لعن میں اختلاف کی بنیاد یہ ہے کہ وہ اپنے افعال فسق کا مستحل تھا یا نہیں اور ان افعال فسق کے حلال جاننے سے توبہ کر کے مرا یا بلا توبہ مرا۔ جس فریق کے ہاں اس کو اپنے افعال فسق کو حلال جاننا اور اس سے بلا توبہ مرنا ثابت ہے وہ لعنت کو جائز کہتے ہیں اور جس فریق کے نزدیک اس فاسق کا اپنے افعال فسق کو حلال جاننا ثابت نہیں یا حلال جاننے سے توبہ کرنا ثابت ہے وہ اس کو فاسق تو کہتے ہیں مگر لعن کو جائز نہیں کہتے اور یہی اہل سنت کا موقف ہے۔ جناب کو اتنے بڑے فریب سے سوائے خسر الدنیا والاخرہ کے کیا ملا۔

یزید:۔

یزید ۲۵ھ یا ۲۶ھ یا ۲۷ھ میں پیدا ہوا بچپن سے ہی شوخ مزاج تھا ایک دن حضرت معاویہؓ نے دیکھا کہ وہ ایک غلام کو پیٹ رہا ہے تو انہوں نے ڈانٹا کہ تو اس کو مار رہا ہے جو تجھ سے بدلہ نہیں لے سکتا۔ اسی طرح عطاء بن سائب فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ اپنے بیٹے پر اس قدر غضبناک ہوئے کہ اس سے قطع تعلق کر لیا اس پر حضرت احنف بن قیس رحمہ اللہ نے حضرت معاویہؓ سے سفارش کی تو حضرت معاویہؓ یزید سے راضی ہوئے اور ایک لاکھ درہم بھی دیئے یزید نے پچاس ہزار درہم اور پچاس کپڑے احنف رحمہ اللہ کو دے دیئے۔

طبرانی میں ہے کہ یزید نوجوانی میں ہی شراب پیتا تھا اور نوجوانوں والی حرکتیں کرتا تھا۔ جب حضرت معاویہؓ کو علم ہوا تو حضرت معاویہؓ نے نرمی سے نصیحت فرمائی کہ بیٹا

ایسے کام نہ کرو جس سے مروت ختم ہو جائے دشمن خوش ہوں، دوست برا کہیں اور فرمایا کم ازکم دن بھر ایسی باتوں سے صبر کیا کرو اور جب رات آتی ہے تو رقیب کی آنکھ بند ہو جاتی ہے۔ کتنے فاسق ہیں کہ دن عبادت میں گزارتے ہیں اور رات لذت و عیش میں گزارتے ہیں۔ علامہ ابن کثیر رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ حضرت معاویہؓ کی یہ نصیحت اس حدیث کے موافق ہے کہ اگر کوئی شخص ایسی گندگیوں میں مبتلا ہو جائے تو اس کی پردہ پوشی کرے (البدایہ) باپ کی اس نصیحت پر عمل کرتے ہوئے یزید اپنے فسق کو چھپاتا تھا۔ ۴۹ھ یا ۵۰ھ میں حضرت معاویہؓ نے جہاد کے لئے ایک بڑا لشکر بلاد روم کی طرف روانہ کیا اور اس لشکر کا امیر سفیان بن عوفؓ کو مقرر فرمایا اور اپنے بیٹے یزید کو بھی اس غزوہ میں شرکت کا حکم دیا مگر یزید نے تعمیل حکم میں سستی کی اور معذرت کر دی۔ یہ دیکھ کر اس کے والد نے بھی اسے رہنے دیا۔ وہاں جنگ میں لوگ بھوک اور شدید مرض کا شکار ہوئے تو یزید نے یہ شعر کہے جن کا ترجمہ ہے مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ روم میں مسلمانوں کے فوجی کیمپ "غذقدونہ" میں مسلمانوں کو چیچک اور بخار کا سامنا ہے۔ جب کہ میں دیر مران میں گدوں پر اونچے اونچے تکیوں کے سہارے بیٹھا ہوں اور میرے سامنے ام کلثوم ہے۔ ام کلثوم یزید کی بیوی عبداللہ بن عامر کی بیٹی تھی۔ حضرت معاویہؓ کو جب اس کے ان اشعار کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے اس کو قسم دیکر بتاکید کہا کہ اسے روم میں سفیان کے پاس پہنچنا ضروری ہے تاکہ وہ لوگ جس مصیبت میں گرفتار ہیں یہ بھی گرفتار ہو۔ اب جو یہ روانہ ہوا تو اس کے والد ماجد نے ایک انبوہ کثیر کا اس کے ساتھ اور اضافہ کر دیا اور اسی لشکر میں حضرت ابن عباسؓ، حضرت ابن عمرؓ، حضرت ابن زبیرؓ اور حضرت ابوایوب انصاریؓ وغیرہ بھی تھے اور عبدالعزیز بن زرارہ کلابی بھی چنانچہ یہ لوگ بلاد روم میں گھستے ہی چلے گئے تاآنکہ دشمن کے ساتھ یلغار کرتے ہوئے قسطنطنیہ جا پہنچے (اس غزوہ کا ذکر حدیث میں بھی ہے) (کامل ابن الاثیر ص ۴۷۹/ج ۲)۔

ایک مسئلہ :-

اس حدیث سے علماء اہل سنت نے یہ مسئلہ نکالا ہے کہ فاسق کی سرکردگی میں جہاد ہوسکتا ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اس سے ثابت ہوا کہ جہاد ہر حکمران کی معیت میں کیا جاسکتا ہے کیونکہ یہ حدیث غازیان شہر قیصر کی تعریف پر مشتمل ہے حالانکہ اس غزوہ کا امیر یزید بن معاویہؓ تھا اور یزید تو یزید ہی تھا۔ (فتح الباری ص ۹۵/ج ۱) امام ابوبکر جصاص فرماتے ہیں: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب خلفاء اربعہؓ کے بعد فاسق امراء کے ساتھ بھی جہاد میں شریک ہوتے تھے چنانچہ حضرت ابوایوب انصاریؓ نے یزید لعین کی معیت میں بھی جہاد فرمایا ہے (احکام القرآن ص ۴۷/ج ۳)۔

حضرت معاویہؓ نے جب امام حسنؓ سے صلح کی تھی تو طے پایا تھا کہ معاویہؓ کے بعد امام حسنؓ حاکم ہونگے (البدایہ ج ۸/ص ۸۳) مگر ان کا وصال ہوگیا۔ حضرت مغیرہ بن شعبہؓ (۵۰ ھ) کو حضرت معاویہؓ نے بوجہ کبر سنی امارت کوفہ سے معزول کر دیا اور ارادہ کیا کہ سعید بن العاص کو اس کی جگہ گورنر بنایا جائے تو مغیرہؓ اس سے نادم ہوئے اور انہوں نے یزید کو کہا کہ تم اپنے باپ سے مطالبہ کرو کہ وہ تمہیں ولی عہد بنادے تو یزید نے باپ سے عرض کر دیا۔ معاویہؓ نے پوچھا کہ تمہیں مطالبہ کا مشورہ کس نے دیا ہے؟ یزید نے کہا مغیرہ بن شعبہؓ نے۔ معاویہؓ کو مغیرہؓ کا یہ مشورہ بہت پسند آیا اور اس کو امارت کوفہ پر برقرار رکھا اور اسے حکم دیا کہ یزید کی ولی عہدی کے لئے کوشش کرو۔ حضرت مغیرہؓ نے یہ کوشش شروع کر دی۔ تو معاویہؓ نے بصرہ کے گورنر زیادہ کو بھی اس بارہ میں لکھا۔ زیاد نے اس کو ناپسند کیا کیونکہ وہ یزید کے لعب وصید سے واقف تھا اور اس نے عبید بن کعب کو دمشق بھیجا کہ یزید سے کہو کہ اس بات سے باز آنا ہی اس کے لئے بہتر ہے فانزجر یزید عما یرید من ذالک تو یزید ڈر گیا اور معاویہؓ سے بھی بات کی تو باپ بیٹے دونوں کا اتفاق ہوگیا کہ سردست یہ خیال چھوڑ دینا چاہئے۔ پھر اسی سال کے آخر میں ۵۱ھ میں جب زیاد مرگیا تو حضرت معاویہؓ نے منظم طور پر ولی عہدی کی تحریک شروع کی تو پانچ حضرات کے علاوہ سب

نے بیعت ولی عہدی کرلی۔ ان پانچ حضرات کو حضرت معاویہؓ دھمکاتے ڈراتے رہے۔ پھر حضرت معاویہؓ نے حضرت احنف بن قیس سے اس معاملہ میں پوچھا، جنہوں نے امیر معاویہؓ اور یزید کی صلح کروائی تھی، تو حضرت احنف رحمہ اللہ نے فرمایا کہ اے معاویہ اگر ہم جھوٹ بولیں تو اللہ سے ڈرتے ہیں اور سچ بولیں تو آپ سے ڈرتے ہیں جب کہ آپ یزید کے دن اور رات سے خوب واقف ہیں اس کے پوشیدہ اور ظاہر کو جانتے ہیں اور اس کے آنے جانے کی جگہیں بھی آپ کو خوب معلوم ہیں باقی جو ارادہ آپ نے فرمایا ہے اس کو آپ خوب جانتے ہیں۔ ہمارا کام یہی ہے کہ آپ کا حکم سنیں اور اطاعت کریں اور آپ پر یہ لازم ہے کہ امت کی خیر خواہی کا خیال رکھیں۔

جب حضرت معاویہؓ نے حضرت حسنؓ سے صلح کی تھی تو انہی کو اپنا ولی عہد بھی بنایا تھا لیکن جب ان کی وفات ہو گئی تو یزید کی طرف حضرت معاویہؓ کا رجحان قوی ہو گیا۔ ان کی رائے یہ تھی کہ وہ خلافت کا اہل ہے اور یہ رائے باپ بیٹے کی شدید محبت کی وجہ سے تھی نیز اس لئے تھی کہ وہ یزید میں دنیوی نجابت اور شاہزادوں کی سی خصوصیات، فنون جنگ سے واقفیت، انتظام سلطنت اور اسکی ذمہ داری کو پورا کرنے کی صلاحیت دیکھتے تھے اور ان کا گمان یہ تھا کہ صحابہ کرامؓ کے صاحبزادوں میں سے کوئی اس اعتبار سے بہتر انتظام نہ کر سکے گا۔ اس لئے انہوں نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے خطاب کرتے ہوئے کہا تھا کہ مجھے خوف ہے کہ میں عوام کو بکریوں کے منتشر گلے کی طرح نہ چھوڑ جاؤں جس کا کوئی چرواہا نہ ہو تو ابن عمرؓ نے کہا کہ جب سب لوگ اسکی بیعت کرلیں گے میں بھی اس وقت کرلوں گا اگرچہ وہ کوئی غلام ہو اور حضرت عثمان بن عفانؓ کے صاحبزادے حضرت سعید نے معاویہؓ سے کہا کہ یزید کی بجائے مجھے ولی عہد بناؤ تو معاویہؓ نے اس کو ڈانٹا۔ اس پر سعید نے کہا کہ میرے ہی ابا نے آپ کو اس باعزت مقام پر پہنچایا ہے اور آپ اپنے بیٹے کو مجھ پر مقدم کر رہے ہیں جب کہ میں ماں باپ کے لحاظ سے بھی اور خود بھی اس یزید سے بہتر ہوں۔ معاویہؓ نے فرمایا میں تیرے باپ کے احسانات کا انکار نہیں کر سکتا اور تیرا باپ یقیناً یزید

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی دفتر
Ph. : (01336) 222429 Fax : 222768
کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
CENTRAL OFFICE, ALL INDIA MAJLIS-E-TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT
Darul-Uloom, Deoband- 247554 U. P. India
E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

التاریخ: 25/7/2024

حوالہ: ....

حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی رحمۃ اللہ علیہ

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد!

دین اسلام کا یہ زندہ معجزہ ہے کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد قیامت تک کتاب وسنت کی روشنی میں معیاری شخصیتیں آتی رہیں گی جو درجہ بدرجہ حق وباطل کا معیار ثابت ہوتی رہیں گی۔ اور اگر کوئی کتاب وسنت کے الفاظ سے غلط فائدہ اٹھانے کی کوشش کرے گا تو وقت کے مناسب حال عنوانات سے باطل پرستوں کی تاویلات کا پردہ چاک کر کے حقیقی اسلام کا روشن چہرہ دکھاتی رہیں گی۔ جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ہے "یحمل ھذا العلم من خلف عدولہ ینفون عنہ تحریف الغالین و انتحال المبطلین وتأویل الجاھلین" (شرح مشکل الآثار للطحاویؒ)

حدیث بالا کے مطابق رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اُوکاڑوی نور اللہ مرقدہ (ولادت ۴/اپریل ۱۹۳۴ء بیکانیر ہندستان، وفات ۳/اکتوبر ۲۰۰۰ء اُوکاڑہ پاکستان) کا شمار اہل علم اور علماء کے مابین عصر حاضر کی اُن نابغۂ روزگار شخصیات میں ہوتا ہے جنھوں نے دین کو اعتدال پسندی کے ساتھ اپنے سلف صالحین سے لیا اور اپنی پوری حیات مستعار کو دین میں غلو پسندوں کی تحریفات اور باطل پرستوں کی جعلسازیوں اور جاہلوں کی بے جا تاویلات کے ردّ وتعاقب میں بے لوث وقف کر دیا۔ اپنی ان مقبول ومخلصانہ خدمات کے سبب برصغیر پاک وہند میں حضرت موصوف اہل حق کی علامت اور شناخت کی حیثیت رکھتے ہیں۔ برد اللہ مضجعہ وجعل الجنۃ مثواہ۔ عوام وخواص کے مابین آپ وکیل احناف اور مناظر اسلام کے نام سے جانے جاتے ہیں۔

آپؒ دین اسلام کی توسیع واشاعت میں منہج دارالعلوم دیوبند کے حقیقی و عالمی ترجمان اور فرق باطلہ کے خلاف ایک سیفِ بے نیام تھے۔ آپ کا اصلاحی تعلق شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری رحمۃ اللہ علیہ سے تھا۔ حضرت لاہوری سے بیعت ہونے کے ساتھ حضرت مولانا شمس الحق افغانیؒ اور حضرت مولانا سرفراز خاں صفدرؒ جیسے متکلمین اسلام کی خصوصی توجہات کا مرکز بنے۔ انہی روحانی تعلقات کی برکت تھی کہ مذہب احناف کی ترویج واشاعت اور اس کے تحفظ ودفاع کے میدان میں نہایت اعتدال، سنجیدگی اور ٹھوس علمی دلائل کے ساتھ کارہائے نمایاں سرانجام دیے جن کا اثر ہم آج بھی دیکھ رہے ہیں اور ان شاء اللہ صدیوں دیکھتے رہیں گے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مرکزی دفتر
Ph. : (01336) 222429 Fax : 222768
کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند
CENTRAL OFFICE, ALL INDIA MAJLIS-E-TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT
Darul-Uloom, Deoband- 247554 U. P. India
E-mail: mohtamim@darululoom-deoband.com

التاریخ: .... حوالہ: ....

حکمت وموعظت کے ساتھ دعوت الی اللہ اور احقاق حق اور ابطال باطل کے میدان میں خداداد صلاحیتوں کی بنیاد پر صرف ایک فرقہ نہیں بلکہ عصر حاضر کے تقریباً تمام ہی باطل فرقوں کے خلاف برسرپیکار رہنا آپ کا امتیازی وصف ہے۔ فرقہائے باطلہ کے دست وبرد سے امت مسلمہ کو بچانے میں آپ کی مخلصانہ اور بے لوث خدمات نسل نو کے لیے نہ صرف یہ کہ صدیوں تک نمونہ بنیں گی بلکہ جب بھی کوئی باطل فرقہ سر اٹھائے گا تو مولانا محمد امین صفدر اور مولانا محمد سرفراز خاں صفدر جیسے اساطین ملت اسلامیہ کا نام نامی لوگوں کی نوک زبان پر ہوگا۔ پاکستان کے بڑے بڑے جامعات میں آپ کے دروس ہوتے رہے ہیں جن میں طلباء کے ساتھ ساتھ اساتذۂ کرام کی اچھی خاصی تعداد شریک رہتی تھی۔ اصول وفروع میں اپنے اکابر علمائے دیوبند پر اعتماد کرتے تھے۔ نزاعی مسائل میں علمائے دیوبند کی تحقیق کو حرف آخر سمجھتے تھے اور اس سے سرمو انحراف نہیں کرتے تھے۔ فن مناظرہ میں مجتہدانہ شان کے مالک تھے۔ آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تحریر وتقریر انتہائی بے تکلف اور سادہ ہونے کے ساتھ ساتھ پرمغز اور مؤثر بھی ہوتی تھی، انداز بیان نہایت محققانہ ہوتا تھا۔

ان تمام تر خصوصیات وصلاحیتوں کے باوجود سادگی، عاجزی، تواضع اور انکساری کا پیکر تھے۔ تقویٰ، عبادت، احتیاط وورع اور اتباع سنت میں بھی اپنی مثال آپ تھے۔ ابنائے دارالعلوم دیوبند اور دارالعلوم دیوبند کو آپ کی شخصیت اور مقبول خدمات پر فخر ہے۔ یوں تو آپ کی لاتعداد تصانیف کا ہر صفحہ ملت کے لیے بے بدل سرمایہ ہے لیکن تجلیات صفدر اور فتوحات صفدر وغیرہ کتابیں آپ کے تحقیقی قلم کی ایسی علمی یادگار ہیں جو شاہکار کی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہم تمام خدام دارالعلوم دیوبند آپ کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کی خدمات کو قبول فرمائے اور اس کا نفع پوری ملت اسلامیہ کے لیے عام وتام فرمائے، آمین۔

شاہ عالم گورکھپوری

استاذ ونائب ناظم کل ہند مجلس تحفظ ختم نبوت دارالعلوم دیوبند

۱۸ محرم ۱۴۴۶ھ ۲۵ جولائی ۲۰۲۴ء